ماہی گیر بھائی کی نیلی چادر کا کنارہ، ساحلی بستی کے بچوں کی کاپی کا سرورق اور ساحلِ مکلیرو کی ایک شام

(ادارہ پیغام کی اشاعت)

ادارہ پیغام کی اشاعت کے لیے ہم نے ملک بھر سے ایسی تصویریں مانگی تھیں جن میں روزمرہ زندگی کی کوئی سچی جھلک دکھائی دے۔ ہمیں 412 تصویریں موصول ہوئیں۔ ان میں سے 20 تصویریں منتخب کر کے ہم نے اس شمارے کے سرورق پر شائع کی ہیں۔ یہ تصویریں کسی پیشہ ور فوٹو گرافر نے نہیں کھینچیں۔ ان کے کھینچنے والے کوئی کالج کے طالب علم ہیں، کوئی دفتر کے کلرک، کوئی کسان اور کوئی ماہی گیر۔ ان کے پاس مہنگے کیمرے نہیں تھے، صرف موبائل فون تھے۔ لیکن ان تصویروں میں جو سچائی ہے، وہ کسی بڑے کیمرے سے بھی مشکل سے پکڑی جاتی ہے۔

پہلی تصویر ساحلِ مکلیرو کے ایک ماہی گیر بھائی کی ہے۔ وہ اپنی کشتی کے کنارے بیٹھے ہیں اور ان کے پیچھے سمندر پھیلا ہوا ہے۔ ان کے سر پر ایک پرانی نیلی چادر بندھی ہے۔ یہ چادر ان کی بیوی نے کئی سال پہلے دی تھی۔ اب اس کا رنگ بھی اڑ چکا ہے اور کنارہ بھی پھٹ گیا ہے، مگر وہ اسے اتارتے نہیں۔ کہتے ہیں کہ دھوپ میں یہی چادر سب سے زیادہ کام آتی ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’نیلی چادر والا‘‘ رکھا ہے۔

دوسری تصویر میں ایک چھوٹی بچی ہے جو اپنی کاپی پر کچھ لکھ رہی ہے۔ اس کی کاپی کے سرورق پر ایک ہی جملہ بار بار لکھا ہوا ہے: ’’میں بڑی ہو کر ٹیچر بنوں گی‘‘۔ بچی کا نام ثمینہ ہے اور وہ ساحلِ مکلیرو سے تین کلومیٹر دور ایک کچی بستی میں رہتی ہے۔ اس کے والد بھی ماہی گیر ہیں۔ ثمینہ کی کاپی کے کونے پر کسی نے پنسل سے ایک ننھا سا دل بنا دیا ہے، جس کے اندر دو نام لکھے ہیں۔ ہم نے اس تصویر کا نام ’’کاپی کا سرورق‘‘ رکھا ہے۔

تیسری تصویر ایک کھیت کی ہے۔ ایک کسان اپنے بیل کے ساتھ ہل چلا رہا ہے۔ پیچھے دور تک مٹی کی تازہ لکیریں بنی ہوئی ہیں۔ کسان کے سر پر بھی ایک پرانا سا کپڑا بندھا ہوا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’ہل چلتا ہے‘‘ رکھا ہے۔ چوتھی تصویر ایک بس کے اندر کی ہے۔ کھڑکی کے پاس بیٹھی ایک لڑکی باہر دیکھ رہی ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کتاب کھلی ہوئی ہے۔ اس کا نام ہم نے ’’سفر میں پڑھائی‘‘ رکھا ہے۔

پانچویں تصویر ایک بوڑھی عورت کی ہے جو اپنے آنگن میں بیٹھی مٹی کے برتن پر رنگ کر رہی ہے۔ اس کے ہاتھ اور کپڑے رنگوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’رنگ ریز‘‘ رکھا ہے۔ چھٹی تصویر ایک ریلوے پھاٹک کی ہے۔ پھاٹک بند ہے اور ایک طرف لمبی قطار میں ٹرک، موٹر سائیکلیں اور سائیکلیں رکی ہوئی ہیں۔ ایک لڑکا اپنی سائیکل پر بیٹھا انتظار کر رہا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’پھاٹک بند ہے‘‘ رکھا ہے۔

ساتویں تصویر ایک مسجد کے صحن کی ہے۔ وہاں بہت سے لوگ جوتے اتار کر قطار میں بیٹھے ہیں۔ ان کے آگے دسترخوان بچھا ہے اور کھجوریں رکھی ہیں۔ یہ افطار کا وقت ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’افطار سے پہلے‘‘ رکھا ہے۔ آٹھویں تصویر ایک ریل گاڑی کی ہے جو ایک پل پر سے گزر رہی ہے۔ نیچے ایک خشک ندی ہے اور دور تک ریت پھیلی ہوئی ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’پل پر سے گزرتی ریل‘‘ رکھا ہے۔

نویں تصویر ایک بچے کی ہے جو ایک بڑی سی کتاب کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ صرف اس کا سر اور اس کے ہاتھ دکھائی دیتے ہیں۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’چھپن چھپائی‘‘ رکھا ہے۔ دسویں تصویر ایک ہوٹل کے باورچی خانے کی ہے۔ ایک آدمی بڑے سے توے پر روٹی پکا رہا ہے اور پیچھے دیوار پر بہت سے برتن لٹکے ہوئے ہیں۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’توے کی روٹی‘‘ رکھا ہے۔

گیارہویں تصویر ایک ریلوے اسٹیشن کی ہے۔ ایک بوڑھا آدمی بنچ پر بیٹھا ہے اور اس کے پاس ایک بڑا سا صندوق رکھا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ٹکٹ ہے اور وہ گھڑی دیکھ رہا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’ٹکٹ گھر کے پاس‘‘ رکھا ہے۔ بارہویں تصویر ایک کمہار کے گدھے کی ہے۔ گدھے کی پیٹھ پر دونوں طرف مٹی کے بڑے بڑے مٹکے لدے ہوئے ہیں۔ کمہار ان کو رسی سے پکڑے ہوئے ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’مٹکے والا‘‘ رکھا ہے۔

تیرہویں تصویر ایک کتب فروش کی ہے۔ اس کی دکان فٹ پاتھ پر ہے اور وہ ایک گاہک کو کتاب دکھا رہا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’کتاب کا شوق‘‘ رکھا ہے۔ چودھویں تصویر ایک بچی کی ہے جو ایک بڑے سے کتبے پر کچھ لکھ رہی ہے۔ کتبے پر لکھا ہے: ’’یہاں سے مکلیرو 5 کلومیٹر‘‘۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’راستہ بتانا‘‘ رکھا ہے۔

پندرہویں تصویر ایک ڈاکیے کی ہے جو ایک گھر کے دروازے پر کھڑا ہے اور ایک خط دے رہا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’خط آیا ہے‘‘ رکھا ہے۔ سولہویں تصویر ایک ٹرک ڈرائیور کی ہے جو اپنے ٹرک کے پہیے کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک رنچ ہے اور وہ ٹائر کو دیکھ رہا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’ٹائر پنکچر‘‘ رکھا ہے۔

سترہویں تصویر ایک ہوٹل کے باہر کی ہے۔ ایک آدمی ایک بڑی سی دیگ میں سے کھانا نکال رہا ہے اور کئی لوگ قطار میں کھڑے ہیں۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’دوپہر کا کھانا‘‘ رکھا ہے۔ اٹھارہویں تصویر ایک بچے کی ہے جو ایک بڑے سے ٹوکرے میں مچھلی بیچ رہا ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’مچھلی والا‘‘ رکھا ہے۔

انیسویں تصویر ایک بوڑھی عورت کی ہے جو اپنے صحن میں بیٹھی تسبیح پھیر رہی ہے۔ اس کے پاس ایک بلی بیٹھی ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’شام کی تسبیح‘‘ رکھا ہے۔ بیسویں تصویر ایک ریلوے پھاٹک کی ہے۔ پھاٹک بند ہے اور ایک لمبی مال گاڑی گزر رہی ہے۔ اس تصویر کا نام ہم نے ’’پھاٹک بند ہے 2‘‘ رکھا ہے۔

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ کریں)

ساحلِ مکلیرو پر ہفتہ وار منڈی کا آغاز، مقامی ماہی گیروں کو بڑی سہولت

ہر اتوار کو 120 دکانیں لگیں گی، ٹرانسپورٹ کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے

رپورٹ: نگہت آرا سومرو

ساحلِ مکلیرو پر ہفتہ وار منڈی کا آغاز ہفتہ 9 نومبر سے ہو رہا ہے۔ منڈی ہر اتوار کو لگے گی اور اس میں 120 دکانیں مختص کی گئی ہیں۔ ان میں سے 60 دکانیں ماہی گیر خاندانوں کی خواتین کو مفت الاٹ کی گئی ہیں۔ باقی دکانوں کے لیے معمولی کرایہ مقرر کیا گیا ہے۔ منڈی کا افتتاح میونسپل کمیٹی مکلیرو کے چیف آفیسر ذوالفقار حسین لاشاری نے کیا۔ افتتاح کے موقع پر ماہی گیر خواتین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اب تک مچھلی بیچنے والی زیادہ تر خواتین کو اپنی پکڑی ہوئی مچھلی گھر گھر جا کر یا ساحل پر بیٹھ کر بیچنا پڑتا تھا۔ اس کام میں انہیں دھوپ، بارش اور مردوں کی بدتمیزی تینوں کا سامنا رہتا تھا۔ کئی خواتین نے بتایا کہ وہ صبح چار بجے گھر سے نکلتی تھیں اور دوپہر تک بمشکل اتنی رقم کما پاتی تھیں جس سے گھر کا خرچ چل سکے۔ نئی منڈی میں ان کے لیے پکے شیڈ، پینے کا پانی اور بیت الخلا کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

منڈی کے انتظامات کے لیے ایک نو رکنی کمیٹی بنائی گئی ہے جس میں چار خواتین بھی شامل ہیں۔ کمیٹی کی سربراہ بی بی رضیہ سومرو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ یہ منڈی بھی دوسری منڈیوں کی طرح مردوں کا اڈہ بن جائے۔ یہاں عورتوں کی عزت اور آرام سب سے پہلے ہوگا۔‘‘ کمیٹی کے مطابق کسی بھی دکاندار کو بدتمیزی یا جھگڑے کی صورت میں پہلے تنبیہ کی جائے گی، دوسری بار جرمانہ ہوگا اور تیسری بار دکان منسوخ کر دی جائے گی۔

ٹرانسپورٹ کا مسئلہ حل کرنے کے لیے منڈی کے لیے 6 مفت شٹل بسیں چلائی جائیں گی جو مکلیرو بس اسٹینڈ سے ہر 30 منٹ بعد روانہ ہوں گی۔ ان بسوں کا کرایہ صرف 20 روپے رکھا گیا ہے۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عبدالحمید کھوسو نے کہا کہ منڈی کے دن ٹریفک کے لیے خصوصی اہلکار تعینات کیے جائیں گے تاکہ جام کی صورت پیدا نہ ہو۔

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ کریں)

ساحلِ مکلیرو پر ہفتہ وار منڈی کا آغاز، مقامی ماہی گیروں کو بڑی سہولت

ہر اتوار کو 120 دکانیں لگیں گی، ٹرانسپورٹ کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے

رپورٹ: نگہت آرا سومرو

ساحلِ مکلیرو پر ہفتہ وار منڈی کا آغاز ہفتہ 9 نومبر سے ہو رہا ہے۔ منڈی ہر اتوار کو لگے گی اور اس میں 120 دکانیں مختص کی گئی ہیں۔ ان میں سے 60 دکانیں ماہی گیر خاندانوں کی خواتین کو مفت الاٹ کی گئی ہیں۔ باقی دکانوں کے لیے معمولی کرایہ مقرر کیا گیا ہے۔ منڈی کا افتتاح میونسپل کمیٹی مکلیرو کے چیف آفیسر ذوالفقار حسین لاشاری نے کیا۔ افتتاح کے موقع پر ماہی گیر خواتین کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اب تک مچھلی بیچنے والی زیادہ تر خواتین کو اپنی پکڑی ہوئی مچھلی گھر گھر جا کر یا ساحل پر بیٹھ کر بیچنا پڑتا تھا۔ اس کام میں انہیں دھوپ، بارش اور مردوں کی بدتمیزی تینوں کا سامنا رہتا تھا۔ کئی خواتین نے بتایا کہ وہ صبح چار بجے گھر سے نکلتی تھیں اور دوپہر تک بمشکل اتنی رقم کما پاتی تھیں جس سے گھر کا خرچ چل سکے۔ نئی منڈی میں ان کے لیے پکے شیڈ، پینے کا پانی اور بیت الخلا کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

منڈی کے انتظامات کے لیے ایک نو رکنی کمیٹی بنائی گئی ہے جس میں چار خواتین بھی شامل ہیں۔ کمیٹی کی سربراہ بی بی رضیہ سومرو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نہیں چاہتے کہ یہ منڈی بھی دوسری منڈیوں کی طرح مردوں کا اڈہ بن جائے۔ یہاں عورتوں کی عزت اور آرام سب سے پہلے ہوگا۔‘‘ کمیٹی کے مطابق کسی بھی دکاندار کو بدتمیزی یا جھگڑے کی صورت میں پہلے تنبیہ کی جائے گی، دوسری بار جرمانہ ہوگا اور تیسری بار دکان منسوخ کر دی جائے گی۔

ٹرانسپورٹ کا مسئلہ حل کرنے کے لیے منڈی کے لیے 6 مفت شٹل بسیں چلائی جائیں گی جو مکلیرو بس اسٹینڈ سے ہر 30 منٹ بعد روانہ ہوں گی۔ ان بسوں کا کرایہ صرف 20 روپے رکھا گیا ہے۔ ٹریفک پولیس کے ایس پی عبدالحمید کھوسو نے کہا کہ منڈی کے دن ٹریفک کے لیے خصوصی اہلکار تعینات کیے جائیں گے تاکہ جام کی صورت پیدا نہ ہو۔

(باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ کریں)